

مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی

بحث و نظر

(قسط ۲)

اسلام..... مذہب رواداری یاد دہشت گردی و انتہا پسندی؟!

ذات بات کی غلامانہ تفریق

☆ وید (مذہبی سیادت) کیلئے برہمن، حکومت کیلئے چھتری، کاروبار کیلئے ویش اور دکھا اٹھانے کیلئے شودر کو پیدا کیا گیا ہے۔ (۱۲)

☆ جو کچھ اس دنیا میں ہے برہمن کا مال ہے چونکہ وہ خلقت میں سب سے بڑا ہے۔ کل چیزیں اسی کی ہیں۔ (۱۳)

☆ برہمن کو اگر ضرورت ہو تو وہ کسی گناہ کے بغیر اپنے غلام شودر کا مال بہ جبر لے سکتا ہے۔ اس غصب سے اس پر کوئی جرم عائد نہیں ہوتا۔ کیونکہ غلام صاحب جائیداد نہیں ہو سکتا۔ اس کی کل املاک مالک کا مال ہے۔ (۱۴)

☆ سزائے موت کے عوض برہمن کا صرف سرمونڈ اجایگا لیکن اور ذات کے لوگوں کو سزائے موت دی جائیگی (۱۵)

☆ شودر جس عضو سے برہمن کی ہنک کرے وہی عضو اس کا کاٹ دیا جائے۔ اگر برہمن کے برابر بیٹھ جائے تو کمر پرداغ لگا کر چوڑے کٹوا کر ملک سے باہر نکال دینا چاہیے۔ (۱۶)

☆ وید سننے پر دونوں کانوں میں سیسہ ڈال دو۔ پڑھنے پر زبان کاٹ دو۔ یاد کرنے پر اس کے دل کو چیر دو۔ (۱۷)

اسلام میں عدم تشدد، اعتدال، رواداری اور احترام انسانیت کی تعلیم

ارشادات باری تعالیٰ:

☆ لا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ جَ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (۱۸)

”دین کے بارے میں کسی پر کسی قسم کی زبردستی نہیں ہے۔ بے شک ہدایت گمراہی سے جدا کی جا چکی ہے“ یعنی اللہ تعالیٰ نے سیدھا راستہ بھی بہ وضاحت بیان کر دیا ہے اور گمراہی کے راستے کی بھی نشاندہی کر دی ہے۔ اب جو چاہے ہدایت والا راستہ اختیار کر کے رب کی خوشنودی اور جنت کا مستحق ٹھہرے

اور جو چاہے گمراہی کے راستے پر چلے اور خدا کے غضب اور جہنم کا سزاوار ٹھہرے۔ دین قبول کرنے میں کسی پر جبر کرنا اسلام میں روا نہیں ہے۔

☆ أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ (۶۹) ”تو کیا آپ (ﷺ) لوگوں پر زبردستی کریں گے کہ ایمان لے آویں۔“

☆ اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالنُّعْوَ عِظَةُ الْحَسَنَةِ وَجَا دِلْهُمْ بِاتِّبَٰئِي هِيَ اٰخِسَن (۷۰) ”اور اپنے رب کی طرف دعوت دو حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور ان کے ساتھ اس طریقہ سے بحث و تمحیص کر جو بہت ہی بہتر ہو“

☆ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لَسْتَ لَهْمَ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا نَفُتُّوْا مِنْ حَوْلِكَ (۷۱) ”پس اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ (ﷺ) ان کیلئے نرم ہو گئے ہیں اور اگر آپ ٹینڈ خوش تخت مزاج ہوتے تو یہ تم سے بھاگ کھڑے ہوتے“

☆ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝ (۷۲)

”درگزر کی عادت بنائیے اور نیکی کا حکم کیجئے اور جاہلوں سے چشم پوشی کیجئے“

☆ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ (۷۳)

”اور جس نے صبر اختیار کیا اور معاف کیا تو بے شک یہ بہت کے کاموں میں سے ہے“

☆ اِلْدَفْعِ بِاتِّبَٰئِي هِيَ اٰخِسَن ط فَاِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ (۷۴) ”جواب میں وہی کہو جو اس سے بہتر ہو۔ پھر تو دیکھ لے گا کہ تجھ میں اور جس میں دشمنی تھی گویا دوست ہوں گے گرم جوش“

☆ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ (۷۵)

”(اور جنت کے حقدار وہ پرہیزگار ہیں جو) غصہ کو پی جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند رکھتا ہے“

☆ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَكَ مِنَ الدِّیْنِ فَاِذَا اللّٰهُ فَيَسُبُّوْا اللّٰهَ عَدُوًّا بِغَيْرِ عِلْمٍ ط (۷۶)

”اور تم برا بھلا مت کہو ان کو جن کی یہ پرستش کرتے ہیں اللہ کے سوا“ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بے ادبی اور ناگہبی میں برا کہہ بیٹھیں“

☆ وَاِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ ط (۷۷)

”اگر دشمن صلح کی طرف جھک جائیں تو آپ بھی صلح کی طرف جھک جائیں اور اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھیں“

☆ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ط (۷۸)

”جس کسی نے کسی انسان کو بغیر نفس کے بدلہ کے یا زمین میں فساد پھیلانے کے قتل کر دیا تو گویا اس نے تمام

روئے زمین کے انسانوں کو قتل کر دیا۔“

☆ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْوُجُوهِ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا^(٤٩)

”اور تحقیق ہم نے بنی آدم کو شرافت بخشی ہے اور اس کو خشکی اور تری میں برتری دی ہے اور اسے پاکیزہ رزق عطا کیا ہے اور اسے مخلوقات میں سے بہت سوں پر فضیلت بخشی ہے“

☆ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ (٨٠) 'اے لوگو! بے شک ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت (آدم و حوا) سے پیدا کیا اور ہم نے تمھاری پہچان کیلئے تم کو قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا۔ بیشک تم میں زیادہ باعث اللہ کے ہاں وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبردار ہے'

☆ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ ط (٨١)

”اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق طور پر غلو (انتہا پسندی) اختیار مت کرو“

احادیث سد الانام سبیل اللہ عہ وسلم

☆ أَيُّهَا النَّاسُ إِن رَّبِّكُمْ وَاحِدٌ وَإِن أَبَاكُمْ وَاحِدٌ إِلَّا فَضْلُ عَرَبِيٍّ عَلَى عَجْمِيٍّ وَلَا لِعَجْمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لَأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا لَأَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى. (٨٢)

(خطبہ حجۃ الوداع سے ایک اقتباس ہے) ”اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے۔ تمہارا باپ (ادم) ایک ہے۔ خبردار کسی عربی کو کسی عجمی پر یا کسی گورے کو کسی کالے پر اور یا کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی برتری اور فضیلت حاصل نہیں۔ ہاں تقویٰ سے فضیلت حاصل ہوتی ہے“

☆ يَا كُفَّارُ الْاِثْمِ وَالْاِغْلُوْا فِي الدِّينِ اِنَّمَا هَلَكُ مِنْ قَبْلِكُمْ بِالْاِغْلُوْا فِي الدِّينِ (۸۳)

”مسلمانو! تم اپنے آپ کو دین میں غلو سے باز رکھو اسلئے کہ تم سے پہلی امتیں دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہیں“

☆ تَمِيسُ الشَّدِيدِ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ (٨٣)

پہلو ان وہ نہیں ہے جو دوسروں کو پچھاڑ دے۔ پہلو ان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے،

☆ اِذَا صَلَّيْ اَخَذَكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّيْ اَخَذَكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ (٨٥)

”جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے کیونکہ جماعت میں کمزور، بیمار اور عمر رسیدہ لوگ

ہوتے ہیں اور جب کوئی تم میں سے اکیلے نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کرے“
تاریخ میں مذہبی انتہاء پسندی کی مثالیں

انسانی تاریخ مذہبی انتہاء پسندی کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ازمنہ سابقہ میں جب بھی کسی مذہب کے پیروکاروں یا ان میں سے کسی گروہ کو طاقت اور اقتدار ملا ہے اس نے دوسروں کے قتل و غارتگری میں تمام انسانی حدود کو پار کیا ہے۔ قتل و قتل اور فساد و غارتگری میں عموماً مذہبی احکام و تعلیمات کو پس پشت ڈال کر ذاتی عناد اور بے جا تعصب سے کام لیا جاتا۔ مفتوح قوم کو اول تا آخر فنا کرنا، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور جانوروں تک نہ تیغ کرنا، کھڑی فصلوں اور درختوں کو تباہ کرنا، اسباب و سامان لوٹ کر آبادی کو آگ لگا دینا اور شہروں و آبادیوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دینا عام شیوہ تھا۔ انتقام کا جوش اس پر بھی ٹھنڈا نہ ہوتا بلکہ مقتول سرداروں کے سروں کو کاٹ کر نیزوں میں اچھالا جاتا، ان سروں کو اپنے سرداروں کے پاس تحفہ کے طور پر بھیجا جاتا اور دشمن کی کھوپڑیوں میں شراب پی کر انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کیا جاتا تھا۔ ذیل کے سطور میں تاریخی حوالوں سے اس کی مثالیں دی جاتی ہیں۔

یہود ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اپنے انبیاءؑ سے باغی رہے ہیں۔ پیسہ اور دنیاوی جاہ و جلال کی محبت میں ہمیشہ وہ تمام مذہبی اور اخلاقی اقدار کو پس پشت ڈال دیتے تھے۔ اس کی پاداشت میں ان پر تاریخ میں کئی تباہیاں آپڑی ہیں۔ ہمیشہ ملک بدر کئے گئے ہیں۔ الہی غضب و پھنکار کے نتیجہ میں صرف یروشلم میں ۹۵۷ قبل مسیح میں پانچ لاکھ یہودی مارے گئے۔ ۷۰ ق م میں ایک لاکھ بیس ہزار قتل کئے گئے۔ ۷۰ ق م میں چالیس ہزار ذبح کئے گئے۔ ۱۳۵ ق م میں پانچ لاکھ اسی ہزار یہودی ہلاک کئے گئے۔ ۷۰ ق م میں یروشلم ہی میں گیارہ لاکھ یہودی نہ تیغ کئے گئے۔ (۸۶) نیرو نے ۶۳ء میں عیسائیوں پر جو ظلم روا رکھے اس کا اندازہ کچھ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس نے عیسائیوں کو جانوروں کی کھال میں بھر کر کرکٹوں کے آگے ڈال دیا۔ کچھ گورم تارکول کی چادریں پہنائی گئیں اور انہیں شاہراہوں پر مشعل کی طرح کھڑا کر کے جلادیا گیا۔ عیسائیوں کے بدن کی چربی سے اپنے لئے موم بتیاں بنا کر ان کی روشنی میں وہ یہ بھیانک تماشہ دیکھتا تھا۔ (۸۷) ۷۰ عیسوی میں طیسس رومی نے بیت المقدس کو فتح کر کے شہر کی تمام نو جوان لڑکیوں کو فاحشہ میں تقسیم کر دیا۔ جوان مردوں کو جنگلی جانوروں سے پھڑوا دیا۔ ستانوے ہزار آدمی گرفتار کئے۔ جن میں سے گیارہ ہزار بھوک کی تاب نہ لا کر مر گئے۔ کل ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ (۸۸) خسرو پرویز نے ۶۳۵ء میں بیت المقدس کو فتح کیا تو کلیسائے قسطنطین اعظم میں آگ لگا دی۔ مقدس صومعوں اور معبدوں کے جواہرات لوٹ لئے۔ بیت المقدس میں قتل عام کا حکم دیا اور نوے ہزار عیسائی مفتوحین کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس کے جواب میں ہرقل نے جب ایران پر حملہ کیا تو پورے ارمان شہر کو پوند خاک کر دیا۔ اور قیصر جسنین نے جب افریقہ کے وٹالوں پر حملہ کیا تو اس نے پانچ لاکھ کی اس بوری آبادی کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ (۸۹) اسلام سے قبل ذونواس نے یمن میں

خندق کھدوائی اور بیس ہزار کے قریب ان عیسائیوں کو زندہ جلوا دیا جنہوں نے یہودیت اختیار کرنے سے انکار کیا تھا۔ (۹۰) خود عرب منتشر قبائل میں بٹے ہوئے تھے۔ ہر قبیلہ دوسرے کے خون کا پیاسا ہوتا تھا۔ معمولی معمولی باتوں پر تلواریں نکل پڑتیں اور کشت و خون کا ایک لامتناہی سلسلہ چل پڑتا۔ اسلام سے قبل قبیلہ بکر اور تغلب بن وائل دو قبیلوں کے درمیان حرب البوس کے نام سے ایک لڑائی چھڑی جس میں بے انتہا جانیں ضائع ہوئیں یہ لڑائی چالیس سال تک چلتی رہی اس لڑائی کا سبب بوس نامی بڑھیا کی ایک اونٹنی تھی۔ (۹۱) قبیلہ عیس و ذبیان کے دو نوجوانوں نے داحس وغیرہ نامی گھوڑوں پر مقابلہ کیا۔ جب داحس غمراء سے آگے نکلنے لگا تو قبیلہ ذبیان کے جوانوں نے شکست کے ملال سے مخالف گھوڑے پر حملہ کر دیا۔ اس پر دونوں قبیلوں میں لڑائی چھڑ گئی۔ جو چالیس برس تک جاری رہی۔ (۹۲) بقول الطاف حسین حالی:

کہیں تھا مویشی مڑانے پہ جھگڑا کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لب بھوکہیں آنے جانے پہ جھگڑا کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یوں ہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں اور چلتی ہی رہتی تھی تلوار ان میں (۹۳)

اسی طرح تاریخ شاہد ہے کہ عیسائیوں نے جب بھی مسلمان پر غلبہ پایا ہمیشہ ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے ہیں۔ عیسائی سیرت نگار جان بیگٹ (John bagot) اپنی کتاب "The Life and time of muhammad" میں رقمطراز ہے کہ " ۱۰۹۹ء میں جب عیسائیوں نے یروشلم کو فتح کیا تو ستر ہزار سے زائد مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔" (۹۴)

اس واقعہ کے بارے میں علامہ شبلی نعمانی "الفاروق" میں فرماتے ہیں۔

عیسائیت کا اصل چہرہ یہ ہے کہ یروشلم میں صلیبی سپاہیوں نے مسجد عمر میں گھس کر نیچے مسلمانوں کا قتل عام کیا تھا۔ ایک عینی شاہد لکھتا ہے کہ اس وقت دل ہلا دینے والے شور و غل میں کسی کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ مسجد عمر کے صحن میں خون سواروں کے ٹخنوں اور گھوڑوں کی رکابوں تک پہنچ رہا تھا۔ ستر ہزار سے زائد مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا۔ اسکے برعکس مسلمانوں کا طرز عمل ملاحظہ کیجئے کہ فلسطین کی فتح کے بعد جب حضرت عمرؓ شہر میں داخل ہوتے ہیں تو حکم دیتے ہیں کہ راہبوں پر تلوار نہ اٹھاؤ عبادت گاہوں کو مسار نہ کرو اور پھر آپؐ وہاں کے بشارت کی اجازت حاصل کر کے انکے گرجے میں نماز ادا کرتے ہیں۔ (۹۵)

ایک طویل عرصہ تک مسلمانوں نے چین (اندلس) پر پُر امن حکومت کی ہے مگر جب ۱۴۹۲ء میں وہاں عیسائیوں نے قبضہ کیا تو انہوں نے مسلمانوں اور یہودیوں کیساتھ کیا طرز عمل اختیار کیا۔ اس سلسلے میں مشہور برطانوی مصنفہ کیرن آرمسٹرانگ (Karren Armstrong) اپنی کتاب "The battle for God" میں لکھتی ہیں۔

"۱۴۹۹ء میں چین میں رہنے والے مسلمانوں سے کہا گیا کہ یا تو وہ عیسائیت قبول کر لیں یا پھر چین سے نکل

جائیں۔ اس طرح چند صدیوں تک یورپ مسلمانوں سے خالی ہو گیا۔۔۔۔۔ یہودیوں کو بھی کہا گیا کہ یا تو عیسائیت قبول کر لیں یا سین سے نکل جائیں۔ بہت سے یہودیوں (۷۰,۰۰۰) نے عیسائیت قبول کی۔ تاہم اسی ہزار یہودی سرحد پار کر کے پرتگال چلے گئے جبکہ پچاس ہزار یہودی نئی مسلمان عثمانی سلطنت کو فرار ہو گئے۔“ (۹۶)

وہ عیسائیوں کے تعصب کے بارے میں مزید لکھتی ہیں۔ ”اسلامی ریاست (سپین) میں یہودیت‘ عیسائیت اور اسلام چھ صدیوں سے بھی زیادہ طویل عرصہ تک امن اور ہم آہنگی کے ساتھ رہے۔ تاہم جوں جوں عیسائی فوجیں اسلامی علاقوں کو فتح کرتی گئیں ان کے ساتھ ساتھ سامیت (یہودیت) دشمنی بھی پھیلنے لگی۔ ۱۳۷۸ء اور ۱۳۹۱ء میں یہودیوں پر عیسائیوں نے حملے کئے وہ انہیں گھینٹتے ہوئے پتھر مارنے کے مقامات پر لے جاتے اور موت سے ڈرا کر عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کرتے۔ عیسائیت قبول کرنے والوں کو اس کے باوجود Marranos (خزیر) کہا جاتا تھا۔“ (۹۷)

New Encyclopaedia Britannica کا مقالہ نگار لفظ ”Spain“ کے تحت لکھتا ہے۔

”۱۴۹۲ء میں سپین میں اسلامی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ ساڑھے تین لاکھ مسلمانوں کو مذہبی عدالت میں پیش کیا گیا ان میں سے تقریباً ۳۰ ہزار کو سزائے موت ملی اور ۱۲۰۰۰ کو زندہ جلا دیا گیا۔“ (۹۸)

اس طرح عیسائیوں نے وہاں کے دیگر ممالک میں مسلمانوں کے ساتھ کیا رویہ اپنایا۔ معروف سکالر محمد مارماڈوک پکھال نے اپنی کتاب اسلامی کلچر میں لکھا ہے کہ ہسپانیہ، صقلیہ اور اپالہ میں مسلمانوں کا ایسا قتل عام ہوا کہ ان ممالک میں مسلمانوں کا نام لینے والا بھی باقی نہ رہا اور یونان کی ۱۸۲۱ء کی بغاوت میں مسلمانوں کو یوں چن چن کر قتل کیا گیا کہ ان کا نام و نشان مٹ گیا اور ان کی مسجدوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی۔“ (۹۹)

عیسائیت میں پاپائے روم کو غیر معمولی اختیارات حاصل تھے۔ وہ لوگوں کے گناہوں کو بخشا اور جنت و دوزخ کی ڈگریاں عطا کرتا۔ مارٹن لوتھر نے سولہویں صدی عیسوی میں اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ ”مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ“ کے مؤلف ڈاکٹر محمد دین لکھتے ہیں۔

”مارٹن لوتھر ۱۴۸۳ء میں پیدا ہوا وہ پروٹسٹنٹ فرقے کا بانی تھا۔ جس نے پاپائیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی تھی۔ اس نے اپنی زندگی میں سب سے پہلے مغفرت ناموں کی تجارت کے خلاف آواز بلند کی۔ اس نے پوپ کے غیر معمولی اختیارات کے خلاف بغاوت کر دی اور پتھر اور عشاءِ ربانی کے سوا ان تمام رسوم کو من گھڑت قرار دیا جو رومی کلیسا نے ایجاد کر رکھی تھی۔“ (۱۰۰) لوتھر کی مصلحانہ تحریک کے رد عمل میں خود عیسائیوں نے اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس کی تفصیل عبد الحمید قادری اپنی تالیف ”Dimensions of Christianity“ میں بیان کرتے ہیں۔

”مارٹن لوتھر کی احتجاجی تحریک میں انگلستان کے ۲۸۶ مذہبی علماء کو زندہ جلادیا گیا۔ چین میں ۲۳۰۰۰ نیدرلینڈ میں ۵۰،۰۰۰ اور دیگر یورپی ممالک میں ۲۵۰۰۰ سے زائد قتل کیا گیا۔ تاریخ انسانیت میں رومن چرچ نے جو مذہبی انتہاء پسندی کی حد کر دی تھی اس کی مثال ڈھونڈنے سے نہیں ملتی“ (۱۰۱)

آج دنیا کو افہام و تفہیم اور برداشت کا سبق دینے والے عیسائیوں نے ماضی میں جو تفرقہ بازی اور مذہبی انتہاء پسندی کی حد کر دی تھی اس کا نقشہ انگریز مؤرخ آئیل ڈیورنٹ یوں پیش کرتے ہیں۔ ”سترہویں صدی عیسوی میں یورپ کے مختلف ممالک میں لڑی جانے والی طویل ترین جنگ جس میں جرمنی، فرانس، آسٹریا، سویڈن وغیرہ نے حصہ لیا۔ ۱۶۱۸ء سے لے کر ۱۶۴۸ء تک مسلسل ۳۰ برس جاری رہنے والی جنگ کو ”سی سالہ جنگ“ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس میں صرف جرمنی کے ایک کروڑ بیس لاکھ افراد مارے گئے۔ طویل ترین جنگ عیسائیوں کے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کے درمیان لڑی گئی جو بعد ازاں ایک صلح نامہ کے نتیجے میں اختتام پذیر ہوئی۔“ (۱۰۲)

عالمی طاقتوں کا مسلمانوں کے خلاف رہنے میں ہمیشہ اتفاق رہا ہے۔ ۱۸۱۵ء میں منعقد ہونے والے مقدس اتحاد (Holy Allaince) میں جس میں روس، جرمنی اور کروشیا کے سربراہان نے شرکت کی تھی تین اصول طے کئے گئے۔ جو عالمی سطح کی نا انصافیوں کی بنیاد ثابت ہوئے۔ ان اصولوں میں ایک یہ تھا کہ یورپ اور اس کے قرب و جوار میں کسی مسلمان طاقت کو سر اٹھانے کا موقع نہ دیا جائے گا۔ (۱۰۳) اس کے علاوہ بیسویں صدی کی بڑی جنگوں پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوگا کہ :

- ☆ روس میں سوشلزم کے انقلاب میں تقریباً چار کروڑ افراد ہلاک ہوئے۔
- ☆ چین میں کمیونزم نافذ کرنے کیلئے ڈیڑھ کروڑ زمینداروں کو پھانسی دی گئی۔
- ☆ کوریا میں صرف دو سال میں ۵۰ لاکھ مرد اور عورتیں ہلاک ہوئیں۔
- ☆ امریکہ و جاپان کی جنگ ۱۹۴۵ء میں امریکہ کی طرف سے جاپان پر دو ایٹم بم گرائے گئے جس سے ہیروشیما میں ۷۰ ہزار افراد اور ناگاساکی میں ۴۰ ہزار افراد ہلاک ہوئے اور ذہنی و مستقل معذور ہونے والوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔

عالمی امن کی علمبردار مغربی دنیا نے جنگ عظیم اول اور جنگ عظیم دوم کی صورت میں دو دفعہ پوری دنیا کو تباہی کی بھٹی میں جھونکا۔ چنانچہ ۱۴ اگست ۱۹۱۴ء کو جنگ عظیم اول کا میدان جنگ گرم کیا گیا جو بعد ازاں ۱۵۶۵ دنوں تک جاری رہی۔ اس جنگ میں ساڑھے چھ کروڑ افراد دھکیلے گئے۔ ایک کروڑ فوجی میدان میں مارے گئے۔ ڈیڑھ کروڑ شہری قتل ہوئے۔ دو کروڑ سے زائد افراد دائمی معذور ہوئے۔ لاکھوں بچے یتیم ہوئے۔ پچاس لاکھ عورتیں بیوہ ہوئیں۔ لاکھوں

عورتیں، بچے، فوجی اور شہری لاپتہ ہوئے۔ (۱۰۴) (جاری ہے)